

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

مناقب سبط رسول جان علی و بتول سید القوم
امام عالی مقام پا نچویں خلیفۃ الرسول امیر المؤمنین

مولانا حسن بن علی علیہ السلام

ما خواز از کتاب: داستان حرم... مصنف: عالی حضرت علامہ جیلانی چاند پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقة علویہ القادریہ العالی (ٹرست)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione@yahoo.com

st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

مناقب سبط رسول جان علی و بتول سید القوم امام عالی مقام پانچویں خلیفۃ الرسول امیر المؤمنین

مولانا حسن بن علی علیہ السلام

ما خواز از کتاب: داستان حرم... مصنف: اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ولادتِ باسعادت

1- زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرا سال واقع ہوئی۔

2- علامہ ابن سعد طبقات میں اور ابن عبد البر استیعاب میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرا برس نصف رمضان کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچویں برس پیدا ہوئے ہیں اور

پہلی بات صحیح زیادہ ہے۔

3- ابن خثاب ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہیں پیدا

ہوا اور پھر زندہ رہا ہو، بجز حسن ابن علی اور عیسیٰ ابن علی اور عیسیٰ ابن علی اور عیسیٰ ابن علی کے۔

- 4- حضرت امیر الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں نے غول دیکھا جسے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے، فاطمہ ایک بیٹا جنے کی تو اس کو قوم بن عباس کا دودھ پلائے گی۔
- 5- جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ میں ایک مینڈ حافظ کیا اور تمہارے فاطمہ اس کے سر کو منڈوا، اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر۔ پس ان بالوں کا وزن ایک درہم یا اس کو کچھ کم تھا۔
- 6- حضرت ابن عباس سے منقول ہے تھیق آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حسین علیہم السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈ ہے سے یادو و مینڈ ہوں سے کیا تھا۔
- 7- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حسین علیہم السلام کا عقیقہ اور ختنہ ساتویں دن کیا تھا۔
- 8- جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام متولد ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے دامنے کان میں اذان اور النے کان میں اقامت پڑھی اور ساتویں دن ختنہ کیا اور دو مینڈ ہے عقیقہ کے اور ان کے سر کے بالوں کو وزن کر کے اس کے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے پینڈھے کے پینڈھے دائی کو عطا کئے۔
- 9- حضرت علی علیہ السلام ذکر کرتے ہیں کہ جب حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہم نے ان کا نام اپنے پیغمبر حضرت مسیح رکھا اور جب حسین علیہ السلام پیدا ہوئے ان کا نام ان کے پیچانام پر جعفر رکھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میں اپنے دونوں بیٹوں کے نام بدل دوں۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیادہ جانے والا ہے، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کا نام حسن اور حسین رکھا۔

10- حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت میں، میں حضرت سیدہ کی داتی تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تشریف لا کر مجھ سے ارشاد کیا اے اسماء! میرے بیٹے کو مجھے دکھا۔ میں جناب حسن کو حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں دے دیا۔ میں نے ان کو زرد کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ کپڑا اٹا کر پھینک دیا اور فرمایا کیا میں نے تم سے عبد نہیں لیا تھا کہ کسی بچے کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو۔ میں نے ان کو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لے کر ان کے داہنے کان میں ان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی، پھر جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا میں اس امر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سبقت نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد کیا میں بھی اس امر میں اپنے رب پر سبقت نہیں رکھتا۔ پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علی آپ سے بخزلہ ہارون کے ہیں، لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد نبی نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے پر رکھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا؟ حضرت جبریل نے کہا شتر۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میری زبان عربی ہے۔ جبریل کہنے لگے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کا نام حسن رکھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حسن رکھا۔ وہی سے برس کے گز نے پر جب جناب حسین علیہ السلام تولد ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے، پس وہی معاملہ پیش کیا جو جناب حسن علیہ السلام کی ولادت کے وقت پیش آیا تھا۔ جبریل نے ان کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کو بیٹے شیر پر رکھیں بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ویسا ہی کیا اور ان کا نام حسین رکھا۔

11- امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے ان کا نام حرب رکھا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھا، میرے بیٹے کا تم نے کیا نام رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا جو حرب۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کا نام حسن ہے، پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہم نے ان کا نام حرب رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھا، میرے بیٹے کا تم نے کیا نام رکھا ہے۔ ہم نے عرض

کیا حرب۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب تیرالڑکا پیدا ہوا ہم نے اس کا نام حرب رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تم نے کیا نام رکھا ہے؟ میں ~~جس~~^{جس} کیا حرب۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا میں نے ان کے ناماروں علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں اور ان کے نام شبر، شبیر اور مبشر تھے۔

12- روایت ہے حضرت مسلمانؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ہارونؑ نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام حسن و شبیر رکھا تھا۔ میں نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام حسن و حسین رکھا ہے۔

13- عمران بن سلیمان رضیتھے ہیں کہ سرود دیوال دین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہیں، اسماے اہل جنت سے۔ کبھی عرب نے یہ نام حنایت میں نہیں رکھے۔

14- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبیط ہیں اس باط میں سے۔

15- آپ کے اشهر القاب سید، نقی، طیب، ذی، ولی اور مجتبی ہیں۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

آپ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی غلافی خوشنا تھیں، رخسار پتھے پتلے کتابی جو خال کے تھے، کلائیاں گول گاؤدم تھیں، داڑھی گنجان کا نوں کی لوٹک بل کھائی ہوئی تھی، گردن صراحی کی طرح سے سفید اور بلند تھی، شانے اور بازو گدگدے اور بھرے بھرے تھے، سینہ چوڑا چکلا تھا، قدنہ اس قدر دراز نہ اس قدر رُنگنا بلکہ بیرون مانہ تھا۔ آپ کی صورت نہایت پاکیزہ تھی۔ دسم کارنگ کیا کرتے تھے۔ آپ کے بال گونگروالے تھے، بعدن خوبصورت اور سڑوں تھا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مشاہد ہونا

1- جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینہ سے لے کر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مشاہد تھے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنی سینہ سے پاؤں تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساتھ سب سے زیادہ مشاہد تھے۔

2- حضرت فتن بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہم شکل نہیں تھا۔

3- عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ یک روز جناب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصر کی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکلے، جناب علی علیہ السلام بھی ان سے ہمراہ تھے۔ امام حسن کو دیکھا کہ لوندوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ ابو بکر نے ان کو اپنے کندھے پر اٹھایا اور کہا مجھے اپنے بائی کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شبیہ ہیں، علیٰ کے ہم شکل نہیں اور علیٰ نہ رہے تھے۔

احب خلاق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک

1- حضرت عبداللہ بن زیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن سب گھر والوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ شبیہ تھے اور سب گھر والوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیارے تھے۔ تحقیق میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سجده میں ہوتے اور امام حسن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گردان مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہو جاتے اور جب تک وہ خود نہ اترتے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو نہ اتارتے اور تحقیق میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ تشریف لائے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حالتِ رکوع میں ہیں، حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کیلئے اپنی دونوں ٹانگیں کھول دیں اور وہ ایک طرف سے گھے اور دوسرا طرف سے نکل گئے۔

2- حضرت ابو ہریرہؓ ذکر کرتے ہیں کہ اس وقت سے ہمیشہ اس مرد یعنی امام حسن کو دوست رکھتا ہوں جب سے کہ میں مناقب سبِ رسول جان علیٰ و بتول سیداً القوم امام عالی مقام پانچویں خلیفۃ الرسول امیر المؤمنین مولا حسن بن علی علیہ السلام

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے کہ ان کے سوا کسی دوسرے سے پیش نہیں آئے۔ میں نے جناب حسنؑ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش مبارک میں دیکھا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریشم بارک میں اپنی انگلیاں ڈال رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان اطہر کو ان کے منہ میں ڈال فرماتے ہیں کہ اسے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اسے پیار کر۔

3- براء بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسنؑ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر چوار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اے پروردگار! میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اسے پیار کر۔

4- ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن بن علیؑ کیلئے اپنی زبان وہن مبارک سے باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارکہ کی سرخی کو دیکھتے تو اس کی جانب جھک پڑتے۔

5- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ ہبھوں نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کے بعض بازاروں میں دیکھا اور کہا آپ پیث سے کپڑا اٹھادیں تاکہ جس جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوس دیا ہے میں بھی وہاں پر بوس دوں۔ جناب امام حسنؑ نے اپنے انہار کھول کر اپس حضرت ابو ہریرہؓ نے آپ کی ناف کو بوسہ دیا۔

6- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جماعت نے نماز کیک ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا، نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے باہر کرتے تھے لندن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنے کی جرأت کر سکتا تھا، یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور پھر وہاں سے لوٹے اور جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا یہیں ہے (یعنی حسنؑ یہیں ہیں؟)۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید ان کی والدہ ماجدہ نے ان کو پکڑا ہوا ہے اور وہ ان کو نہلا رہی ہیں، کپڑے اتار دیا کپڑے پہنارہی ہیں۔ کچھ درینہیں گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک سے چھٹ گئے۔ دونوں کو ایک دوسرے کو سینہ سے چھٹا لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے

پروردگار! میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر اور اسے بھی پیار کر جاوے۔

7- مقبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ تھے۔ حضرت حسن بن علیؓ تشریف لائے اور سلام ارشاد کیا۔ پس جواب دیا قوم نے آپؓ کو اور آپؓ واپس چلے گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کیا ہے)۔ لوگوں نے کہا ان کو بتایا کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علیؓ ہیں۔ ابو ہریرہؓ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وہ سلام یا سیدی۔ پس ان کو کہا گیا کہ تم نے یا سیدی کیوں کہا ہے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں لے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے۔

8- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہؓ کا کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے۔ ناہمی حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیٹھ گئے۔ حسنؓ نے آپؓ کو دیکھا۔ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسوس ہے تجھ کو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھال کو۔ پس جس نے ایذا دی اس کو اس نے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منہ کروانی کا بول دھوڑا۔

9- زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ ارشاد فرمانے لگے۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ حسنؓ تشریف لارہے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا ان کو پکڑا کر اپنے کندھے پر اٹھایا اور فرمایا کہ جو کہ مجھ کو دوست رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اس کو دوست رکھے اور تم حاضر ہو لازم ہے کیونکہ بات ان لوگوں کو پہنچا دیں جو غائب ہیں۔ اگر جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرامت نہ ہوتی تو میں بھی بات بیان نہ کرتا۔

10- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن بن علیؓ کو اپنے دوش اقدس پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا اے صاحزادے! یا اچھا مرکب ہے جس پر کہ تم سوار ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سواری بھی تو عمده ہے۔

11- عبد اللہ ابن شداد بن الہادا پنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عناء کی نماز کیلئے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے ان کو زمین پر بٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکمیل کی اور نماز شروع کی۔ جب نماز میں سجدہ کو گئے تو اس کو طول دیا۔ میں نے سراٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں ہیں۔ پس میں نے بھی سجدہ کی تھی رجوع یا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آنکھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے درمیان چھوٹے سجدہ کو بیہاں تک طول دیا کہ تمیں گمان ہوا ک کوئی امر حداث ہوا ہے یا وحی کا نزول ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں تھی، لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہو گیا تھا۔ مجھے دام معلوم ہوا کہ میں اسے جلدی سے اتار دوں، جب تک اس کی آرزو پوری نہ ہو لے۔

12- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتتے ہیں کہ میں نے جناب سردار دنیا و دین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو میں جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ پروردگار اسی وجہ سے دو بلگے گروہوں میں صلح کرادے گا۔

13- جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لائے۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھنے ہوئے تھے۔ جناب حسن علیہ السلام نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہ سے نیچے اتر آؤ۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہ ہے۔ پھر ابو بکرؓ نے جناب حسن کو دیکھ کر اپنی گود میں بٹھایا اور رونے لگے۔

14- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اکتوبر 14 جنات کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ میرے حسن کو دیکھ لے۔

15- حضرت ابن مسعود، حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہوا سکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے، یعنی حسن بن علی کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

جمعت اعمش نقل کرتے ہیں کہ ایک خبیث نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پا خانہ پھر دیا، پس کو جنون ہو گیا اور کتے کی طرح سے بھونکنے لگا اور مر گیا۔ جب وہ دفن ہوا تو اس کی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی آوارگت رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

جناب حسن علیہ السلام زہد کی نسبت روایت ہے کہ تمیں دفعہ انہوں نے اپنے گل مال کو راہ خدا میں لٹا دیا اور دو دفعہ اپنا آدممال بخش دیا یہاں تک کہ اپنی جوتی کامیک پاؤں رکھ لیا اور ایک راہ خدا میں دے دیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

1- جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا۔ آپ نے اس کو بچاں ہزار پانصد روپم بخش دیا اور کہا جمال کو لے آتا کہ اٹھا کر لے جائے۔ وہ جمال کو لے آیا آپ نے اس جمال کو اپنا چونغا تار دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیے۔

2- ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حالات زار کی شکایت کی، آپ نے وکیل کو بلا لیا اور آپ اس سے اپنی آمدی اور اخراجات کی جائچ کرنے لگے یہاں تک کہ تمام جائچ ہو چکی۔ وہ بس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہواں کو لے آؤ وہ بچاں ہزار درہم لے آیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تیرے پانصد بینار تھے تو نے کیا کئے؟ وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو حاضر کر جب حاضر کئے۔ آپ نے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دے دیئے اور اس سے عذرخواہی کی۔

3۔ جناب امام حسن علیہ السلام کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپ نے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے۔ جناب حسن علیہ السلام وہاں سے گھر کو لوٹ پڑے اور اس کے پاس دس ہزار درہم بھیج دیئے۔

4۔ جناب امام حسن علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا آپ کو ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود کہ آپ فاقہ سے بھی ہوتے ہیں تو حائل کو روئیں دلتے۔ آپ نے فرمایا میں خدا کی درگاہ کا سائل ہوں اور خدا سے مانگنے والا ہوں اور مجھے حیا آتی ہے کہ حائل ہو کر رد کر دی خداوندی تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ عادت جاری کی وہ مجھ پر اپنی نعمتوں کو پہنچاتا ہے اور میں نے عادت کی ہے کہ اس کی نعمتوں کو اس کی خلقت پر پہنچاؤں، پس میں ڈرتا ہوں کہ عادت اللہ منقطع نہ ہو جائے، اگر میں عادت ڈرو کوں۔ پھر یہ شر پڑھا کہ جب میرے پاس سائل آتا ہے تو میں اس کو مر جا کھتا ہوں، اس کے فضل ہی سے ہے مجھ پر نعمتی کو جلدی ادا کرنا اور اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے اور جوانمردی کی عمر میں وہ حصہ نہایت افضل جس میں کہ وہ بخشش کرتا ہے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

علماء کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف میں اس کا ~~ذکر~~ کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایک دفعہ چند لڑکوں کے پاس سے ہو کر گزرے، ان کے پاس روٹیوں کے ٹکڑے لے تھے، لڑکوں نے آپ کی ضیافت کی۔ آپ گھوڑے پر سے اترے اور ان کے ساتھ کھانے کو بیٹھے، پھر ان کو اپنے گھر لے گئے اور نئے کپڑے پہنائے اور ان کیلئے بدله دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ ان کے پاس سوا اس کے جو کچھ اہم نہ ہم ملنا ہے اور کچھ نہیں تھا اور ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

روایت ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام کو خرمی کہ حضرت ابوذر کہتے ہیں تو نگری سے میرے نزدیک فقر

توکل کیا۔

سیدنا امام عالی مقام مولا حسن علیہ السلام کا حلم

1- عمر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مروان ہم پر حکمران تھا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑھ کر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تھا اور جناب حسن علیہ السلام غائب تھے اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کے پاس ایک آدمی بھجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تمہاری مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا باب کون ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہی ماں گھوڑی ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا واپس مروان کے پاس جا کر ہماری طرف سے چوان کر دے کہ خدا کی قسم ہے کہ تم تجھ سے کسی بات کو نہیں بھولے لیکن میرے اور تیرے درمیان پروردگار انصاف کر دیا ہے، اُنکو تجھ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالیٰ تجھ کو جز ادے گا اور اگر تو جھوٹ بک رہا ہے تو پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے۔

2- زر بن سوار سے نقل ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ مروان گالیاں بننے لگا۔ جناب حسن علیہ السلام چپ ہو رہے۔ مروان نے اپنے سیدھے ہاتھ سے ملک سن کی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو نہیں جانتا کہ سیدھا ہاتھ منہ کے لئے اور اناث فرج کیلئے افسوس ہے تجھ پر۔ مروان چپ ہو گیا۔

3- عمر بن اسحاق کہتے ہیں کہ میرے پاس گفتگو نہیں کی کہ مجھے بھلی معلوم ہوں جو جب کہ جناب حسن علیہ السلام بات کرنے لگتے تو اس کا چپ رہنا جناب حسن کے سامنے بھلا معلوم ہوتا۔ میں نے کوئی لفڑی فرش ان کی دلیں مبارک سے نکلتے ہوئے نہیں سنائی۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسین اور عمر بن عثمان میں ایک زمین کے باہمے میں جھگڑا تھا جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا۔ عمر بن عثمان اس پر راضی نہ ہوا۔ جناب حسن نے فرمایا ہم اُن کے ناک پر مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہیں۔ عمر بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ گویا بڑا سخت کلمہ تھا، میں نے کبھی جناب حسن

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

- 1- کہتے ہیں کہ جناب کن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ کئے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے رب سے ملھی اور اس کے لئے کی طرف پیادہ پانے جاؤں۔
- 2- عبد اللہ بن عمیر ناظل نہیں جناب حسن علیہ السلام نے 25 حج پیادہ پائے تھے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

- 1- جناب حسن علیہ السلام اپنے والد ماجدی شہادت کے بعد رمضان کے 13 دن باقی رہے۔ چالیسویں سن میں خلیفہ ہوئے تھے۔ چالیس ہزار سے زائد آدمی نے اُنکی بیعت کی اور ان لوگوں نے ان کے والد بزرگوار کی بیعت بھی کی تھی اور عراق میں سات مینے خلیفہ رہے پھر آپ نے خلافت (کا وہ حصہ جس کا تعلق حکومت سے ہے) کو ترک کر دیا۔
- 2- سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہوئے تھا کہ خلافت میں سال ہو گی پھر بادشاہی ہو گی۔ اس حدیث کو حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاہم ساحابان سنن اربعہ نے روایت کیا، ابن حیان نے اس کی تصحیح کی ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ میں بر س میں صرف خلافت اور حضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کے دن تھے۔

- 3- یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام نے خلافت (کا وہ حصہ جس کا تعلق حکومت سے ہے) کو ترک کر دیا ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا تھے تحقیق ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ بنو امیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر چڑھتے اترتے

ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا معلوم ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کیلئے یہ سورۃ نازل ہوئی کہ ہم نے اتاری شب قدر اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے، لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے، یہی ہزار مہینے کے میرے بعد بنوامیہ حس کے مالک ہوں گے۔

4- جناب حسن علیہ السلام کی وفات میں اختلاف ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ ہجرت سے انچاسویں برس آپ نے انتقال فرمایا۔

5- حسین بن عدی کہتے ہیں کہ چواں برس آپ نے رحلت فرمائی۔

6- امام عالی مقام سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن علیہ السلام کی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعده بنت اشعث نے زہر دیا۔ ایک طشت آپ کے پتوں کو رکھا جاتا تھا، اور وہ خون سے بھرا ہوا اٹھا لیا جاتا تھا، یہی حالت چار روز تک رہی کہ

ان کا مرض ترقی کر گیا۔ آپ نے بھائی امام عالی مقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بھائی! مجھ کو تین دفعہ زہر دیا گیا، لیکن کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا، میرا جگر کرتے بر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا آپ کو کس نے زہر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم کیوں پوچھتے ہو، آپ کا ان سے لڑنے کا رادہ ہے، میں ان کو خدا کے پردہ کرتا ہوں۔

جناب امام علیہ السلام کے وصال کا وقت قریب آیا۔ جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے۔ جناب ام المؤمنین نے

اس کو منظور کیا۔ جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بھائی حضرت حسین علیہ السلام سے دہمنے لگے جناب ام المؤمنین نے

سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا بھیجیں، انہوں نے شاید بوجہ حیا اقرار کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں مجھ کو جگہ دی جائے گی، پس اگر وہ اجازت دے دیں مجھ کو جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

دفن کرنا لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنوامیہ آپ کو میرے وہاں دفن کرنے سے مانع ہوں گے، پس الی سے آپ نے جھگڑیں اور مجھ کو بقیع مرقد میں دفن کر دیں۔ جب جناب حسن علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا بہتر ہے اور ان کا دفن ہونا عین کرامت ہے۔ یہ خبر مردان اور بنی امیہ کو پہنچی۔ کہنے لگے ہم اس جگہ کبھی دفن نہیں ہونے دیں گے۔ جب

امام حسین علیہ السلام نے سنا، سلاح جنگ زیب تن فرمائے اور مردانہ نے بھی ہتھیار باندھ لئے۔ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہؓ کہنے لگے خدا کی قسم ہے بڑا ظلم ہے کہ جناب امام حسنؑ کو ان کے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فین کرے جس منع کیا جائے، واللہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ پھر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاکی حاضر ہو لے حضن کیا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ جنگ نہ کریں، آیا آپ کے برادر بزرگوار نے نہیں کہا تھا کہ اگر آپ کو حسینؑ قسم کا خوف ہو تو مجھ کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کر دینا۔ پس امام حسین علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام کے ہمارے کو جنتِ البقع میں لے گئے۔

امام عالی مقام حضرت حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت ابو محمد القرشی الہاشمی ہمچوں سے رسول اور آپ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا کا بیٹا اور گلدستہ اور رب مخلوق سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے مشابہ درکھنے والا، حضرت حسنؑ 15 رمضان 3ھ کو پیدا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لاعب دختر سے آپ وحشی دی اور آپ کا نام حسن رکھا اور آپ اپنے والدین کے سب سے بڑے بیٹے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے شدید محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ چھوٹی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہونٹوں کو بوسہ دیتے اور بسا اوقات ان کی زبان کو چو سنے اور گلے گا لیتے اور خوش طبعی کرتے اور بسا اوقات آپ آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کھڑا رہ رہتے تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر چڑھ جاتے اور آپ کو اسی حالت میں رکھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن علیہ السلام کی وجہ سے سجدے کو طویل کر دیا کرتے تھے اور بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منبر پر چڑھ جاتے اور حدیث میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ شاد فرمائتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو لڑکھڑا تے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے پاس گئے اور ان کو گود میں لے لیا اور اپنے ساتھ منبر پر لے آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا ہے کہ تمہارے اموال اور اولاد فتنہ ہیں، میں نے ان دونوں کو چلتے اور لڑکھڑا تے دیکھا تو اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور ان

کے پاس اتر گیا۔ پھر فرمایا بلاشبہ تم اللہ کی رحمت ہو اور تمہاری تعظیم کی جاتی ہے اور تم سے محبت کی جاتی ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی شان میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حضرت ابوذرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پرده فرمانے کے چند راتوں بعد عصر کی نماز پڑھائی، پھر آپؐ اور حضرت علیؑ چلے چلتے باہر نکل گئے۔ آپؐ نے حضرت حسنؑ کو پھوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو آپؐ کو اپنی گردن پڑھایا اور فرمائے گے ارے میرے باب کی قسم! تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ ہے اور حضرت علیؑ کے مشابہ نہیں۔ راجحی بیان کرتا ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام مسکرا نے گے۔ (صحیح بخاری)

2- حضرت سفیان ثوریؓ اور رئیل لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن ابی خالد نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابو حیفہ کو بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہے حضرت حسن بن علیؑ آپؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ تھے اور بخاری اور مسلم نے اسے اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

3- حضرت امام احمدؓ نے بیان کیا ہے کہ ابو داؤد طیاضیؓ نے بیان کیا کہ مادع نے بحوالہ ابن ابی ملکیہ ہم سے بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت حسن بن علیؑ علیہ السلام کیلئے چٹکی بجا تھیں اور فرماتیں، ارے میرے باب کی قسم! تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ ہے اور حضرت علیؑ کے مشابہ نہیں۔

4- حضرت امام حسن بن علیؑ علیہ السلام چہرے کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے۔

5- حضرت امام حسن علیہ السلام یعنی سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام اس سے نچلے حصے میں آپؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے (امام احمدؓ)

5- حضرت امام حسن علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر چہرے سے ناف تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام اس سے نچلے حصے میں سب لوگوں سے بڑھ کر آپؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشابہ تھے (ابوداؤد طیاضیؓ)

6- حضرت اسماعیل بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران پر مٹھائیتے اور حضرت حسن

علیہ السلام کو اپنی دوسری ران پر بٹھا لیتے پھر ہمیں اپنے ساتھ لگا لیتے پھر فرماتے اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرمابلاشبہ میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔ (امام احمد)

7- آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت حسن بن علیؓ سے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھا اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھا (امام احمد)

8- حضرت ابو ہریرہؓ نے حرمایا کہ میں مدینہ کے ایک بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس آگئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ واپس آگیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے صحن میں آگئے اور فرمایا اے بیٹا! اے بیٹا! اے بیٹا! مگر کسی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جواب نہ دیا۔ بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس آگئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ صحن کی طرف واپس آگیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھ گئے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت امام حسن بن علیؓ علیہ السلام آگئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کر رہے ہیں ہم نے خیال کیا کہ آپ کی والدہ نے آپ کو روکا ہوا ہے کہ آپ ان کے گلے میں لوگوں کا ہارڈیں اور جب وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو اپنے ساتھ لگا لیا اور آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دوسرے سلسلت گئے۔ بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھتا ہوں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین بار فرمائی۔ (امام احمد)

9- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے ہاتھ پر ہمارا لگائے گئی قبیقانع کے بازار کی طرف گئے اور اس میں چکر لگایا پھر واپس آ کر مسجد میں بیٹھ گئے اور فرمایا متن کہاں ہے؟ منہ کو میر سبیک بلااؤ۔ تو حضرت امام حسن علیہ السلام دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں چھلانگ مار دی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا منہ ان کے منہ میں داخل کر دیا اور فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھا اور جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے بھی محبت رکھ۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے جب بھی حضرت امام حسن علیہ السلام کو دیکھا میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں

یا میں روپڑا۔ (امام احمد)

- 10- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حضرت حسن اور حضرت حسینؑ سے محبت کی ملکیت نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بعض رکھا اس نے مجھ سے بعض رکھا۔
- 11- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ آگئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر کو دنے لگے، لوگوں نے ان دونوں کو روکنا چاہا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو لوگوں سے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔
- 12- حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن، حضرت حسین اور ان کی ماں اور باپ پرچادر ڈالی لعفہ دیا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔
- 13- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ختنی موجود انوں کے سردار کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے وہ حسن بن علیؑ کو دیکھ لے۔
- 14- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین موجود ان بہشت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔
- 15- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسنؑ کو پکڑا اور انہیں بوسہ دیا پھر وہیں کی طرف نکھلے ہو کر فرمایا بلاشبہ لڑکا بخل و بزدی کا باعث ہوتا ہے۔
- 16- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسن اور حضرت حسینؑ سرخ قمیض پہنے تھے اور کھڑے ہوتے آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جا کر ان دونوں کو پکڑ کر منبر پر اپنی گود میں بٹھا لیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے چج فرمایا ہے کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے، میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کر سکا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا خطبہ دینے لگے۔

- 17- ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شام کی دونمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی اور اس میں طویل بحث کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو لوگوں نے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی تھی اپنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اس بیٹے (یعنی حضرت حسن) نے مجھے سواری بنالیا اور میں نے اسے سبقت کرنا پہنندہ کیا حتیٰ وہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔
- 18- ترمذی نے ابوالزبیر سے بحوالہ جابر بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن اور حسین کو اپنی پشت پر اٹھائے ہوئے تھے اور ان دونوں کو لے کر چار پاؤں پر چل رہے تھے، میں نے کہا تم دونوں کو اٹھانے والی خوبی کیا اچھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور یہ دونوں سوار بھی کیا اچھے ہیں۔
- 19- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے تو ایک شخص نے ان سے کہا اے پچھو کیا اچھی سواری پر سوار ہوا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور یہ سوار بھی کیا اچھا ہے۔
- 20- حضرت ابو ہریرہؓ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت سیدہ فاطمہؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم جس سے جنگ کرو میں اس سے جنگ کروں گا اور جس سے تم صلح کرو میں اس سے صلح کروں گا۔
- 21- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں فرمایا، جس نے ان دونوں سے محبت کی اسے مجھ سے محبت کیا، جس نے ان سے نفرت کی اس نے مجھ سے نفرت کی۔
- 22- امام احمدؓ نے بحوالہ جابر بن عبد اللہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میرا یہ بیان سردار ہے اور ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروائے۔

☆☆☆☆☆